رحمتِ یزداں : از جناب طفیل ہوشیارپوری مرحوم۔ ناشر: صادق علی صادق' ملنے کا پتہ احسان اکیڈمی' شیخ بلڈنگ' رائل پارک لاہور۔ آرٹ پیپر پر کتاب کی طباعت دو رنگوں میں۔ سنہری ڈائی کے ساتھ مضبوط جلد' ہدیہ فی جلد ۱۵۰ روپیہ

ابھی چند ہفتے قبل اسی سال جناب طفیل ہوشیارپوری اپنی "محفل" ادب (رسالے کا نام محفل تھا) اور قدر شناسوں کو چھوڑ چھاڑ کر مادی دنیا کی سرحدوں سے باہر چلے گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔

مرحوم نہ صرف عمر بھر ادب کی خدمت میں مصروف رہے اور بڑی پاکیزہ شاعری کی بلکہ علی الخصوص نعت کہنا' نعت کہلوانا اور نعت چھاپنا انہیں بہت مرغوب تھا۔ یہ بزرگ شخصیت مشاعروں میں شریک ہوتی تو نہایت بلند آہنگی اور لے کی کیفیت ایسی ہوتی کہ شاعر اس میں خود بھی بہ جاتا اور محفل کو بھی بہا لیتا۔

طفیل مرحوم کی شخصیت اور شاعری و صحیفہ نگاری کا وزن لادینیت پسندوں کے خلاف خدا پرستی اور محبت اور رسالت کے پلڑے میں جاتا۔

پیش لفظ مسٹر جسٹس میاں محمود احمد چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ کا لکھا ہوا ہے۔ پھر طفیل ہوشیار پوری کی نعت نگاری کے متعلق جناب احمد ندیم قاسمی کا مختصر تاثر ہے' پھر ہمارے کرمفرمائے خاص جناب ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے جناب طفیل کی نعت نگاری کا اچھا جائزہ لیا ہے۔

طفیل صاحب بڑے کامل الفن آدمی تھے۔ بقول ڈاکٹر صاحب طفیل نے بھی غزلیہ لب و لہجے اور طویل نظموں کے تجربات میں اپنی اصل آواز ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے خالص عشقیہ لے میں رومانی رویوں کا بھی خوب تر اظہار کیا ہے۔ وطنی نظموں میں حب وطن کی داستان رقم کی ہے۔ ان کے گیت' ان کے ذوق موسیقی اور ہندی دانی کے امتزاج کا مظہر ہیں۔ گیت کے سانچے میں ایک نعت کا بول ۔

آمنہ کے لالنا

جانے تیرا دوار کب ہو گا میرے بھاگ میں
سایہ کالی کملی کا کملی پہ ڈالنا

آمنہ کے لالنا

آخر کار اپنی ذات کا کشف ان پر نعت ہی کے کلام میں ہوا۔